مضمون:العقیدۃ　　　　کتاب کانام:شرح العقائد النسفیۃ　　　　درجہ:عالمیہ اول

حصہ اول:معروضی

کثیر الانتخابی سوالات(MCQ’s)

سوال نمبر	جواب	آپشن	سوال نمبر	جواب	آپشن
1.	دو	ب	14.	وہ عین جو تقسیم کے قابل نہ ہو	ب
2.	اعتقادی	ج	15.	اس میں "کلام اللہ" کی بحث بنیادی ہے	ج
3.	عقیدہ کے درست ہونے کی وجہ سے	الف	16.	عوارض	ب
4.	احکام عملی	ج	17.	3	ب
5.	معتزلہ	ج	18.	ان کے ثبوت کے دلائل اُصول اسلامیہ کے خلاف ہیں	د
6.	صفات الٰہی کی نفی	ج	19.	سمنیہ	ج
7.	ابو علی جبائی	ج	20.	اکتسابی	الف
8.	حقائق وہم وخیال ہیں	ب	21.	جو غیر کی طرف محتاج ہو	ج
9.	اُصحاب عدل وتوحید	ج	22.	اعیان	ب
10.	علم ضروری کو لازم ہوتی ہے	ب	23.	مغایر الفاظ	ب
11.	یہ تمام	د	24.	2	الف
12.	خارق عادت عمل	ب	25.	شرع پر	ب
13.	عالم حادث ہے	الف			

حصہ انشائیہ:

مختصر سوالات(Short Questions)

سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب
1.	وہ علم جس کے اندر ان احکام شرعیہ کو جانا جاتا ہے جو کیفیت عمل سے متعلق ہوتے ہیں۔	11.	اعیان وہ موجودات ہیں جو بذات خود قائم ہوں، یہ دو صورتیں اختیار کر سکتا ہے۔ مرکب اور غیر مرکب
2.	صحبت حضور کے سبب ان کے عقیدے کے درست ہونے کی وجہ سے صحبت حضور کی وجہ سے ان میں اختلافات کم ہونے کی وجہ سے	12.	عرض وہ چیز جو بذات خود قائم نہ ہو بلکہ اسکا وجود دوسری چیز سے ہو، جیسے تمام رنگ، حرکت وغیرہ
3.	وہ علم کہ جس میں عقائد مع تفصیلی دلائل کے ساتھ جانے جاتے ہیں۔	13.	حرکت بعد السکون مشاہدہ کی جبکہ عدم کا طاری ہونا دلیل سے۔
4.	"حقیقتِ شیء اور اس کی ماہیت وہ ہے جس کے سبب ایک چیز وہی ہوتی ہے جو وہ ہے"۔	14.	محدث عالم اللہ باری تعالیٰ کی ذات ہے۔ واجب الوجود وہ ہے جس کا وجود ضروری ہو، جائز الوجود وہ ہے جس کا وجود ممکن ہو۔

5.	حواس پانچ ہیں اور ان کے نام: 1. بصارت 2. سماعت 3. ذائقہ 4. شامہ 5. لمس	15.	اللہ کی صفت کلام صفت ازلیہ ہیں اور وہ حروف واصوات کی جنس سے نہیں ہے یہ صفت اللہ کی صفتِ علم اور صفتِ ارادہ کے علاوہ الگ صفت ہے۔
6.	خبر صادق وہ خبر ہے جو حقیقت کے مطابق ہو جبکہ خبر کاذب وہ خبر ہے جو حقیقت کے خلاف ہو۔	16.	پہلا جملہ قرآن جو اللہ کا کلام ہے غیر مخلوق کا مطلب ہے جو اللہ کا کلام الفاظ و حروف و اِشارات وکتابت وغیرہا سے پاک ہے وہ مراد ہے، جبکہ دوسرا جملہ عام ہے جس میں اَصوات و حروف والا قرآن بھی شامل ہے غیر مخلوق میں، جو بعض حنابلہ کا مؤقف ہے۔
7.	رسول وہ ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے تبلیغِ احکام کے لیے کتاب دے کر بھیجا گیا ہو، معجزہ کا مقصد اس کے نبوت کی سچائی کو ثابت کرنا ہوتا ہے۔	17.	اہل سنت کے نزدیک قیامت کے دن مؤمنین کو اللہ تعالیٰ کی رؤیت نصیب ہوگی اور یہ دنیاوی آنکھ سے نہیں بلکہ اخروی آنکھ سے ہوگی۔ اور یہ عقلی اور نقلی دونوں طور پر ثابت ہے۔
8.	عقل ایک ایسی قوت ہے جو نفس کو علم اور ادراک حاصل کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔	18.	موت اور اجل اہلسنت کے ہاں ایک ہی چیز ہیں نہ کہ جیسا امام کعبی نے کہا کہ یہ دو علیحدہ چیزیں ہیں
9.	عقل سے حاصل ہونے والے علم کی دو قسمیں ہیں 1: ضروری 2: استدلالی	19.	قرآن میں ارشاد ہے: "اور اللہ تمہیں مرنے کے بعد زندہ کرے گا۔" (البقرہ:28)
10.	عالم الاجسام، عالم الاعراض، عالم النباتات، عالم الحیوان	20.	معتزلہ کے نزدیک اہلِ کبائر کے لئے شفاعت نہیں ہو سکتی جبکہ اہل سنت کے نزدیک اہلِ کبائر سے سزا ختم ہونے کے لیے بھی شفاعت ثابت ہے۔

طویل سوالات(Long Questions)

سوال نمبر	جواب
1.	شیخ ابو الحسن اشعری اور ابو علی الجبائی کا مکالمہ: شیخ ابو الحسن اشعری نے اپنے استاد ابو علی الجبائی سے مکالمہ کرتے ہوئے تین بھائیوں کی مثال دی: 1. ایک نیک بھائی، 2. دوسرا گنہگار، 3. تیسرا چھوٹا بچہ۔ اشعری نے پوچھا کہ نیک بھائی کو کیا جزا ملے گی؟ استاد نے کہا جنت۔ پھر پوچھا گنہگار کا کیا ہوگا؟ استاد نے کہا جہنم۔ پھر پوچھا بچے کا کیا ہوگا؟

استاد نے کہا وہ نیک اور گنہگار ہونے کے فیصلے سے باہر ہے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اشعری نے پوچھا کہ کیوں بچے کو وہی انعام نہیں ملتا جو نیک بھائی کو ملا؟ استاد کے پاس جواب نہ تھا اور اس کے بعد اشعری نے معتزلی عقائد کو ترک کر دیا۔	
تعریفات: 1. سمع: سمع ایک قوت ہے جو کان کے اندر موجود اعصاب میں ودیعت کی گئی ہے 2. بصر: بصارت ایک قوت ہے جو دو کھوکھلے اعصاب میں ودیعت کی گئی ہے، جو آپس میں ملتے ہیں پھر جدا ہو کر آنکھوں تک پہنچتے ہیں۔ 3. خبر متواتر: وہ خبر جو کثیر تعداد میں لوگوں سے منقول ہو جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو 4. جوہر: وہ عین جو تقسیم کے قابل نہ ہو 5. حادث: وہ جو پہلے نہ ہو اور بعد میں پیدا ہو	2.
اعراب: وَهُوَ الجُزْءُ الَّذِي لَا يَتجَزَّأُ، وَلَمْ يَقُلْ: وَهُوَ الجَوْهَرُ: احْتِرَازًا عَن وُرُودِ المَنْعِ. فَإِنَّ مَا لَا يَتَرَكَّبُ لَا يَنْحَصِرُ عَقْلًا فِي الجَوْهَرِ، بِمَعْنَى الجُزْءِ الَّذِي لَا يَتجَزَّأُ، بَل لَا بُدَّ مِنْ إِبْطَالِ الهَيْولَى وَالصُّورَةِ وَالعُقُولِ وَالنُّفُوسِ المُجَرَّدَةِ لِيَتِمَّ ذَلِكَ، وَعِندَ الفَلَاسِفَةِ لَا وُجُودَ لِلجَوْهَرِ الفَرْدِ، أَعْنِي الجَوْهَرَ الَّذِي لَا يَتجَزَّأُ، وَتَرَكُّبُ الجِسْمِ إِنَّمَا هُوَ مِن الهَيْولَى وَالصُّورَةِ. **ترجمہ:** یہ وہ جزء ہے جو تقسیم نہیں ہو سکتا، اور انہوں نے نہیں کہا کہ وہ جوہر ہے، تاکہ انکار کے امکان سے بچا جائے۔ کیونکہ جو چیز مرکب نہیں ہوتی، وہ عقل کے لحاظ سے جوہر میں محدود نہیں ہوتی، اس معنی میں کہ وہ جزء جو تقسیم نہیں ہو سکتا۔	3.
علم: یہ صفت ازلی ہے جو معلومات کو منکشف کر دیتی ہے جب اس صفت کا معلومات سے ربط ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے، ماضی، حال، اور مستقبل کے بارے میں کوئی بھی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ اللہ کا علم ازلی اور ابدی ہے، یعنی اس کا علم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ قدرت: وہ صفت ازلی ہے جو مقدورات میں مؤثر ہوتی ہے اس صفت سے مقدورات کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کامل اور غیر محدود ہے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جس چیز کا ارادہ فرماتا ہے، وہی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس کی قدرت میں کوئی بھی کمی یا نقص نہیں آتا۔ حیاۃ: یہ وہ صفت ہے جو صحت علم کو لازم ہے۔ اہل سنت کے ہاں صفات اللہ نہ عین ہیں نہ غیر۔	4.
ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں؛ کیونکہ اسلام کا مطلب ہے احکام کو قبول کرنا اور ان پر سر تسلیم خم کرنا، اور یہ در حقیقت تصدیق کی حالت ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ اس کی تائید قرآن مجید کی اس آیت سے ہوتی ہے: ﴿فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الذاریات: 36)۔ خلاصہ یہ ہے کہ شریعت میں یہ ممکن نہیں کہ کسی پر ایمان کا حکم لگایا جائے اور اسے مسلم نہ کہا جائے، یا کسی کو مسلم کہا جائے اور اسے مؤمن نہ کہا جائے۔ ہماری مراد ان دونوں کے ایک ہونے سے یہی ہے کہ ان دونوں کے درمیان کوئی حقیقی فرق نہیں۔ بزرگوں کے کلام کا ظاہری مطلب بھی یہی ہے کہ انہوں نے ان دونوں کے عدم تغایر (فرق نہ ہونے) کا ارادہ کیا ہے، یعنی ان میں سے ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتا۔ یہ کہنا کہ ایمان اور اسلام میں مفہوم کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، جیسا کہ "کفایہ" میں ذکر کیا گیا ہے کہ ایمان کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی خبروں، احکام اور ممانعتوں کی تصدیق کرنا، اور اسلام کا مطلب ہے اللہ کی الوہیت کے سامنے جھک جانا اور سر تسلیم خم کرنا۔ یہ صرف اس وقت ممکن ہے جب بندہ اللہ کے احکام اور ممانعتوں کو قبول کرے، اس لیے ایمان اسلام سے جدا نہیں ہو سکتا۔	5.

جو لوگ دونوں کے درمیان فرق کے قائل ہیں، ان سے پوچھا جائے کہ جو شخص ایمان لایا لیکن اسلام قبول نہ کیا یا اسلام قبول کیا لیکن ایمان نہ لایا، اس کا کیا حکم ہے؟ اگر وہ کسی ایک کے لیے کوئی ایسا حکم ثابت کرے جو دوسرے کے لیے ثابت نہ ہو، تو اس کا قول باطل ہو جاتا ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا﴾ (الحجرات: 14) صاف طور پر اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ایمان کے بغیر بھی ممکن ہے، تو ہم کہیں گے کہ آیت میں اسلام سے مراد ظاہری انقیاد (اطاعت) ہے، جو دل کی تصدیق کے بغیر ہے، جیسے کہ کلمہ شہادت زبان سے کہہ دینا مگر دل میں اس کی تصدیق نہ کرنا۔

اگر یہ کہا جائے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد: "اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حج کرو" اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام اعمال کا نام ہے، نہ کہ قلبی تصدیق کا، تو ہم کہیں گے کہ ان اعمال کا مطلب ایمان کی نشانیاں اور اس کے ثمرات ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک قوم سے پوچھا: "کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دینا"۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: "ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں، ان میں سے سب سے اعلیٰ قول ہے 'لا الٰہ الا اللہ' اور سب سے نچلی شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے"۔